نفس کی پہچان اور تربیتِ نفس: مولانا رومیؒ اور حضرت سلطان باہوؒ کے افکار کا تقابلی مطالعہ

Identification of Nafs and Its Training: A Comparative Study of Mevlana Rumi and Hadrat Sultan Bahu’s Sayings

Dr. Naseem Ur Rehman
Assistant Professor of Persian, University of the Punjab, Lahore - Pakistan
naseem.persian@pu.edu.pk

Abstract:
Sufism has been a path of peace in every age. This is because Sufism is founded on the training and purification of the self (*nafs*). A Sufi is one who, after passing through the stages of recognizing and disciplining the self, gains control over it. Therefore, the understanding and training of the self (*nafs*) has always been among the most important subjects of Sufism, and Sufi masters in every era have emphasized this teaching. Mevlana Jalaluddin Rumi (RA) and Hadrat Sultan Bahu (RA) are two great names in the world of Sufism. Both saints rendered their services in their respective times and regions, and compiled poetic and prose works to guide seekers of truth. The present article offers a brief comparative study of the ideas of these two spirituals masters with reference to the recognition and training of the “*nafs*”.

Keywords: Sufism, Self (*Nafs)*, Mevlana Jalaluddin Rumi, Hadrat Sultan Bahu

صوفیہ نے ہمیشہ امن اور رواداری کا پیغام دیا ہے اور صرف پیغام ہی نہیں دیا بلکہ عملی طور پر اسے اپنی ذات اور اپنے متعلقین پر لاگو کیا۔ صوفی کے امن پسند ہونے میں بنیادی حصہ اس تربیت کا ہے جو اسے اپنے شیخ اور مرشد سے ملتی ہے اور وہ اپنے نفس کا غلام نہیں رہتا بلکہ نفس کو اپنے قابو میں کرلیتا ہے۔ اس لیے صوفیہ کے ہاں نفس کی پہچان اور اس کی تربیت پر بہت توجہ دی گئی ہے۔

لفظ نفس انسانی شخصیت کے لیے بھی بولا جاتا ہے اور اس سے انسانی وجود کا وہ حصہ بھی مراد لیا جاتا ہے جو انسان کو برائی پر مائل کرتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں نفس کے اس دوسرے معنی کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

نفس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"جوهر مجردی است که در ذات نیاز به ماده ندارد ولی در فعل نیاز به ماده دارد" (۱)

ترجمہ: نفس ایک مجرد جوہر ہے جو بذاتہ مادی اشیا کا محتاج نہیں ہے مگر فعل کے لحاظ سے مادی اشیاء کا محتاج ہے۔

نفس کی تشریح میں سید علی ہجویریؒ نے لکھا ہے:

"بدان که نفس از روی لغت، وجود الشی باشد و حقیقته و ذاته. و اندر جریان عادات و عبارات مردمان محتمل است مر معانی بسیار را بر اختلاف یکدیگر استعمال کنند به معانی متضاد. به نزدیک گروهی نفس به معنی روح است. و به نزدیک گروهی به معنی مروت و به نزدیک قومی به معنی حسد و به نزدیک گروهی به معنی خون؛ اما محققان این طایفه را مراد از این لفظ هیچ از این جمله نباشد و اندر حقیقت آن موافقند که منبع شر است و قاعدۀ سوء."(۲)

ترجمہ: جان لے کہ نفس لغوی اعتبار سے کسی شے کا وجود اور اس کی حقیقت اور ذات ہے۔ اور لوگ عموماً اسے کئی مختلف اور متضاد معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ ایک گروہ اسے روح کے معنی دیتا ہے، دوسرا مروت کہتا ہے، تیسرا اسے جسم کہتا ہے اور کوئی اس سے خون

مراد لیتا ہے۔ لیکن محققین کے نزدیک ان میں سے کوئی معنی بھی درست نہیں ہے اور اس کی حقیقت پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ منبع شر اور بدی کا قاعدہ ہے۔

سید علی ہجویریؒ آگے چل کر اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"پس بدان که ترکیب انسان، آن که کامل تر بود، به نزدیک محققان از سه معنی باشد: یکی روح و دیگر نفس و سدیگر جسد؛ و هر عینی را از این صفتی بود که بدان قایم بود: روح را عقل، و نفس را هوا، و جسد را حِس.(۳)

ترجمہ: پس جان لے کہ انسان کی کامل تر ترکیب محققین کے نزدیک تین معنی سے ہے: ایک روح، دوسری نفس، تیسرا جسم اور ہر چیز کے لیے اس سے صفت ہے جس سے وہ قائم ہے: روح کے لیے عقل، نفس کے لیے خواہش اور جسم کے لیے حِس۔

گویا انسان کے اندر کا وہ حصہ جو روح سے الگ ہے اور انسان کو برائی کی طرف مائل کرتا ہے، نفس قرار دیا جاسکتا ہے۔ صوفیہ نے نفس کے کئی درجے بیان کیے ہیں۔ حضرت سلطان باہوؒ نے نفس کے درجوں کے بارے میں لکھا ہے:

"نفس کی تین قسمیں ہیں: ایک نفس امارہ اور امارہ وہ ہے جو اپنے مالک کو ہمیشہ بری بات اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور شریعت کے خلاف باتیں سکھاتا ہے اور شرمندہ نہیں ہوتا اور یہ نفس امارہ کافروں اور فاسقوں کا ہوتا ہے۔ دوسرا نفس توالہ ہے جو ولیوں کا ہوتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ جو پیغمبروں اور صاحب مجاہدہ اولیاء سے مخصوص ہے۔(۴)

لفظ "نفس" عمومی طور پر نفس امارہ کے معنی میں لیا جاتا ہے۔ نفس امارہ انسان کے اندر بیٹھا ہوا وہ چور ہے جو چھپ کر واردات کرتا ہے اور چونکہ وہ انسان کی کمزوریوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے اس لیے وہ وہاں ڈنک مارتا ہے جہاں انسان سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ سید احمد سعید ہمدانی نفس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یہ دراصل انسان کی جبلی اور فطری نفسیات ہے۔ ابتداء میں یہ خام فطرت جائز ناجائز، درست نادرست اور حلال و حرام سے کوئی تعلق نہیں رکھتی ہے۔ بچے میں آپ دیکھیں، وہ محض خواہش رکھتا ہے اور فوراً اس کی تسکین چاہتا ہے۔ غلط اور ٹھیک کو وہ سمجھتا ہی نہیں۔ دینی روایت میں اس کو نفسِ امارہ کہا گیا ہے۔"(۵)

صوفیہ نے نفس کی اس عادت کی وجہ سے اس کی پہچان اور تربیت پر بہت توجہ کی ہے اور صوفیہ کے ہاں جو مختلف رسوم اور طریقے رائج ہوئے، ان کا بنیادی مقصد بھی اسی نفس کو زیر کرنے کی تربیت رہا ہے۔

مولانا جلال الدین رومیؒ(۱۲۰۷-۱۲۷۳ء) جو "مولانا"، "رومی"، اور "مولوی" کے القاب سے معروف ہیں، مسلم دنیا کے ان صوفیہ میں سے ہیں جنھوں نے دنیا کی تربیت میں اپنا حصہ ڈالا اور آج تک ان کے افکار لوگوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ وہ عالمِ اسلام کے عظیم زاہد اور مبلغ تھے۔ شمس سے ملاقات کے بعد ان کی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی آئی اور وہ عارف و عاشق بن گئے۔(۶) ان کی مثنوی معنوی تصوف کی عظیم ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے باقی عرفانی مباحث کے ساتھ ساتھ نفس اور اس کی تربیت کی بھی بات کی ہے۔ اس مقالہ میں اسی کتاب سے ان کے افکار پیش کیے جائیں گے۔

حضرت سلطان باہوؒ(۱۶۲۷-۱۶۹۱ء) برصغیر کی وہ ممتاز شخصیت ہیں جنھوں نے علمی اور عملی طور پر قلوب واذہان کی تربیت میں اپنا حصہ ڈالا۔ انھوں نے اورنگزیب عالمگیر کے عہد میں لوگوں کو راہِ ہدایت دکھائی اور صوفیانہ تعلیمات

کے پرچار کے لیے فارسی زبان میں کتابیں تصنیف کیں اور پنجابی زبان میں ابیات بھی کہے۔ اور آج بھی لوگ ان کی تخلیقات کو توجہ اور پسندیدگی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔(۷)

ان دونوں بزرگوں نے اپنے آثار میں اس عالمگیر صوفیانہ پیغام کو پھیلانے کی کوشش کی ہے جو بندے کو خدا سے ملانے کا پیغام ہے اور لوگوں کو خدا کی تلاش کے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کی ہے اور اس راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ یعنی نفس انسانی کی پہچان کروائی ہے۔ ان کے آثار میں نفس کی پہچان اور اس کی تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ زیر نظر مقالہ میں نفس کی پہچان اور تربیت کے حوالے سے ان دونوں شخصیات کے افکار پیش کیے جاتے ہیں:

۱- نفس کی پہچان:

مولانا رومی اور حضرت سلطان باہوؒ نے نفس کو مختلف چیزوں سے تشبیہ دی ہے۔ یہ تشبیہ تین طرح کی ہے:

اول) نفس موذی جانور کی طرح ہے:

۱۔ مولانا رومیؒ نے ایک جگہ نفس کو کتے سے تشبیہ دے کر فرمایا ہے کہ اسے زندہ کر کے خود پر وار کرنے کا موقع مت دے:

هین! سگِ نفسِ تو را زنده مخواه　　کو عدوِّ جانِ تست از دیرگاه(۸)

ترجمہ: خبر دار! اپنے نفس کے کتے کو زندہ مت کر کیونکہ وہ بہت مدت سے تیری جان کا دشمن ہے۔

۲۔ دوسری جگہ نفس کو کتے سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ کتا تیرے شیخ کی قربت سے مطیع ہوتا ہے:

عقل گاهی غالب آید در شکار　　برسگ نفست که باشد شیخ یار(۹)

ترجمہ: شکار کرتے ہوئے اس وقت عقل تیرے نفس کے کتے پر غالب آتی ہے جب شیخ تیرا ساتھی ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت سلطان باہو نے بھی ایک جگہ نفس کو کتے سے تشبیہ دی ہے:

صورت نفس امارہ دی کوئی کُتا گلر کالا ہو
کوکے نوکے لہو پیوے منگے چرب نوالا ہو
کھبے پاسوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہو
ایہہ بدبخت ہے وڈا ظالم باہو کرسی اللہ ٹالا ہو(۱۰)

ترجمہ: یہ نفس امارہ ایک سیاہ کتے کی صورت رکھتا ہے جو بھونکتا ہے اور خون پیتا ہے اور گوشت کھانا چاہتا ہے۔ یہ بائیں طرف دل کے ساتھ رہتا ہے۔ اے باہو! یہ بدبخت بڑا ظالم ہے۔ اللہ کریم ہی اس سے بچائے گا۔

۴- مولانا رومی نے نفس کو اژدہا سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ تو اس کو شیخ کی موجودگی میں ہی شکست دے سکتا ہے:

نفس اژدرہاست باصد زور و فن　　روی شیخ اوراز مرد دیدہ کَن(۱۱)

ترجمہ: نفس سینکڑوں طاقتیں اور فن رکھنے والا اژدہا ہے (مگر) شیخ کا چہرہ اس کی آنکھیں نکال لینے والا زمرد ہے۔

۵۔ حضرت سلطان باہوؒ نے نفس کو سانپ سے بدتر کہا ہے:

ترا با نفسِ کافرکیش کاریست
به دام آور که این طرفه شکاریست
اگر ماری سیه در آستین است
به از نفسی که با تو هم نشین است(۱۲)

ترجمہ: تیرا سامنا کا فرمذہب نفس سے ہے۔اسے قیدی کر کیونکہ یہ انوکھا شکار ہے۔اگر تیری آستین میں کوئی سیاہ سانپ ہو، یہ اس سے بہتر ہے کہ نفس تیرا ہم نشین ہو۔

۶۔ "عین الفقر" میں حضرت سلطان باہوؒ نے نفس کو سانپ سے تشبیہ دی ہے۔وہ فرماتے ہیں:

نفس چه چیز است و چه خصلت دارد؟ نفس به مثل مار است و خصلتِ کفار دارد۔(۱۳)

ترجمہ: نفس کیا چیز ہے اور اس کی خصلت کیا ہے؟ نفس سانپ کی طرح ہے اور کافروں کی خصلت رکھتا ہے۔

۷۔ مولانا رومی نے ایک جگہ نفس کو بھیڑیے تشبیہ دی ہے:

گرگ درّنده ست نفسِ بدیقین چه بهانه می نهی بر هر قرین(۱۴)

ترجمہ: بدیقین نفس پھاڑ کھانے والا بھیڑیا ہے۔تو کس طرح کا اور کیا بہانہ بنائے گا۔

۸۔ دوسری جگہ مولانا رومیؒ نے نفس کو بھیڑے سے بدتر قرار دیا ہے:

گرگ دریابد ولی را، به بود
زانک دریابد ولی را نفسِ بد
زانک گرگ ارچه که بس استمگریست
لیکش آن فرهنگ و کید و مکر نیست(۱۵)

ترجمہ: ولی کو بھیڑیا دبوچ لے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ برے نفس کے جال میں آجائے۔کیونکہ اگرچہ بھیڑیا بہت ظالم ہے مگر اس میں نفس جیسی تربیت اور جال اور مکر نہیں ہے۔

دوم) نفس کی دیگر جانوروں سے تشبیہ:

۱۔ مولانا رومیؒ ایک جگہ نفس کو بنی اسرائیل کی گائے سے تشبیہ دے کر فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کی گائے کو جلدی ذبح کرتا کہ اس کا ٹکڑا لگانے سے روح زندہ ہو جائے:

گاوِ نفسِ خویش را زوتر بکُش تا شود روح خفی زنده و بهُش(۱۶)

ترجمہ: اپنے نفس کی گائے کو جلدی ذبح کر دے تاکہ پوشیدہ روح اس سے زندہ اور باہوش ہو جائے۔

۲۔ دوسری جگہ مولانا نے نفس کو کوے سے تشبیہ دی ہے جو باغ کی بجائے قبرستان کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہاں مردار موجود ہے:

ہین مدو اندرپی نفسِ چوزاغ کو بہ گورستان بردنہ سوی باغ(۱۷)

ترجمہ: خبردار! کوے جیسے نفس کے پیچھے مت بھاگ کیونکہ وہ قبرستان کی طرف جاتا ہے، نہ کہ باغ کی طرف۔

۳۔ ایک جگہ مولانا رومی نے نفس کو گدھے سے تشبیہ دے کر فرمایا ہے کہ گدھے سے مغلوب ہو جانا بہت شرمندگی کی بات ہے:

دانکه این نفس بهیمی نرخر ست زیر او بودن از آن ننگین تر ست(۱۸)

ترجمہ: جان لے کہ یہ وحشی نفس گدھا ہے۔اس کا غلام ہونا اس سے بھی زیادہ شرمساری والی بات ہے۔

۴۔ مولانا رومیؒ نے نفس کو مجنوں کی اونٹنی سے بھی تشبیہ دی ہے کہ مجنوں اس پر سوار ہو کر لیلی کی طرف جانا چاہتا ہے مگر اس کی ساری توجہ اپنے بچے کی طرف ہوتی ہے۔جونہی موقع پاتی ہے، بچے کے پاس لوٹ آتی ہے۔

میل مجنون پیش آن لیلی روان میل ناقه پس پی کره دوان(۱۹)

ترجمہ: مجنوں کی محبت لیلیٰ کی طرف جاتی تھی۔اونٹنی کی محبت اپنے بچے کی جانب دوڑتی تھی۔

سوم) نفس کی دیگر چیزوں سے تشبیہ:

مولانا رومی نے نفس کو بہت جگہوں پر مختلف چیزوں سے تشبیہ دی ہے۔ یہاں چند ایک نقل کی جاتی ہیں:

۱۔ ایک جگہ مولانا رومی نے نفس کو دوزخ کی صورت پر قرار دیا ہے:

صورتِ نفس ار بجویی ای پسر   قصۂ دوزخ بخوان باهفت در(۲۰)

ترجمہ: اے بیٹے! اگر تو نفس کی صورت تلاش کرتا ہے تو سات دروازوں والی دوزخ کا قصہ پڑھ لے۔

۲۔ ایک اور جگہ بھی اسے دوزخ کی صورت لکھتے ہیں:

دوزخ است این نفس و دوزخ اژده است   کوبه دریاها نگردد کم وکاست(۲۱)

ترجمہ: یہ نفس دوزخ ہے اور دوزخ ایک ایسا اژدہا ہے جس کی گرمی سمندروں سے بھی نہیں بجھتی۔

۳۔ آگے انھوں نے نفس کو دوزخ کا جزو قرار دیا ہے:

چونکه جزو دوزخ است این نفسِ ما   طبعِ کل دارند جمله جزو ها(۲۲)

ترجمہ: نفس غصیلا اور گرم مزاج اس لیے ہے کہ یہ دوزخ کا ایک جزو ہے اور جزو اپنے کل کے اوصاف رکھتا ہے۔

۴۔ ایک جگہ آپ نے نفس کو بدکار عورت سے تشبیہ دی ہے جو ہر جگہ فساد ڈالتی ہے:

نفسِ تست آن مادرِ بدخاصیت   که فسادِ اوست در هر ناحیت(۲۳)

ترجمہ: تیرا نفس اس بری صفت والی ماں کی طرح ہے جس کا فساد ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

۵۔ ایک جگہ مولانا رومی نے نفس اور شیطان کو یک جان دو قالب فرمایا ہے:

نفس و شیطان هر دو یک تن بوده اند   در دو صورت خویش را بنموده اند(۲۴)

ترجمہ: نفس اور شیطان دونوں ایک جسم ہیں لیکن دو صورتوں میں نظر آتے ہیں۔

۶۔ مولانا رومی نے نفس کو فرعون سے بھی تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ اسے سیر مت ہونے دے ورنہ یہ قدیمی کفر اپنا لے گا:

نفس فرعونیست، هاں! سیرش مکن   تا نیارد یاد از آن کفرِ کهن(۲۵)

ترجمہ: نفس فرعون ہے۔ خبردار! اسے سیر مت کر۔ کہیں اسے پرانا کفر یاد نہ آ جائے۔

حضرت سلطان باھوؒ نے بھی نفس کو فرعون سے تشبیہ دی ہے:

نفس وقت سیری فرعون است و وقت گرسنگی سگ دیوانه است(۲۶)

ترجمہ: نفس سیری کی کیفیت میں فرعون ہے اور بھوک کے وقت پاگل کتا ہے۔

۲۔ نفس کی تربیت:

نفس کی پہچان کروانے کے بعد صوفیائے کرام کے ہاں دوسرا امر حلہ نفس کی تربیت کا ہے۔ بزرگانِ دین نے نفس کی تربیت پر بہت زور دیا ہے اور اس ضمن میں پیش آنے والی دشواریوں اور مصیبتوں کو صبر سے برداشت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہاں موضوع کی مناسبت سے صرف مولانا رومیؒ اور سلطان باھوؒ کے فرامین درج کیے جاتے ہیں:

۱۔ مولانا رومی نے نفس کی تربیت کے لیے تکلیف اٹھانے اور اس کی سختی سہنے کے ضمن میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک قزوینی کسی ٹیٹو بنانے والے کے پاس گیا اور اس سے بازو پر شیر کی تصویر کھدوانے کی فرمائش کی۔ جب اس نے تصویر بنانے کے لیے سوئی چبھوئی تو درد محسوس کر کے قزوینی نے پوچھا کہ تو کیا بنا رہا ہے۔ اس نے کہا، میں شیر کی دم بنا رہا ہوں۔ قزوینی

نے کہا، دم رہنے دے، کوئی اور حصہ بنا۔ اس نے پھر بنانا شروع کیا تو درد محسوس کر کے قزوینی نے پوچھا، کیا بنا رہا ہے۔ اب کی بار اس نے کہا، میں شیر کا کان بنا رہا ہوں۔ قزوینی نے کہا، کان رہنے دے، کوئی اور عضو بنا۔ جب دو تین مرتبہ ایسا ہوا تو اس ٹیٹو بنانے والے نے کہا کہ کون سا شیر ایسا ہے جس کی دم اور کان وغیرہ نہ ہوں۔ اگر شیر بنوانا ہے تو تکلیف برداشت کرنا پڑے گی۔ یہ حکایت بیان کر کے مولانا اپنا مقصود بیان فرماتے ہیں:

اے برادرا! صبر کن بر دردِ نیش　　　تا رهی از نیشِ نفسِ گبرِ خویش(۲۷)

ترجمہ: اے بھائی! اس سوئی کی تکلیف پر صبر کر، تاکہ تو اپنے نفس کے ڈنک سے بچ جائے۔

۲۔ صوفیہ نے نفس کی تربیت کے لیے دو چیزوں کو لازمی قرار دیا ہے:

اول) مرشدِ کامل کی رہنمائی:

ا) حضرت سلطان باہوؒ کے نزدیک مرشدِ کامل کے بغیر نفس انسان کا مرشد بن جاتا ہے:

هر که بی مرشد بود، آن بی نصیب　　　نفس عالم پیشوایی شد رقیب
علم گوهر ترک حرص و با هوا　　　نفس را بگذار و شو عالم خدا(۲۸)

ترجمہ: جو بے مرشد ہوتا ہے، وہ بے نصیب ہوتا ہے۔ نفس اس کا جاننے والا پیشوا اور رقیب بن گیا۔ علم کا موتی حرص اور ہوس کے ترک سے ملتا ہے۔ نفس کو چھوڑ دے اور خدا کا جاننے والا بن جا۔

ب) ایک اور جگہ حضرت سلطان باہوؒ لکھتے ہیں کہ مرشدِ کامل کے بغیر نفس کو قید کرنا بہت مشکل ہے۔ تمام عمر کی ریاضت بھی کام نہیں آتی:

"بجز دست بیعت مرشد کامل خلاف نفس و یافتن احوالات نفس و در قید آوردن نفس خیلی مشکل و دشوار است. اگرچه تمام عمر به ریاضت سر به سنگ زند، هیچ سود ندارد. از برای آنکه نفس بادشاه است و شیطان وزیرِ مقرّبِ نفس. اوّل مرشد کامل این هر دو دیو را از وجود یک دیگر جدا کند-(۲۹)

ترجمہ: مرشدِ کامل کی بیعت کے بغیر نفس کی مخالفت اور نفس کے احوال پانا اور اسے قید میں لانا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ اگر ساری عمر بھی ریاضت میں کوشش کرے، کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ نفس بادشاہ ہے اور شیطان اس کا مقرب وزیر ہے۔ مرشد کامل پہلے ان دونوں شیطانوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

ج) مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اطاعت کی فضیلتیں کم پوچھیں اور نفس کی برائیوں کے بارے میں اچھی طرح دریافت کیا اور آپ کی صحبت پاک کی برکت سے نفس کے جملہ حیلوں کو مو بہ مو جان اور پہچان لیا اور نفس پر حاکم ہو گئے:

بهرِ این بعضی صحابه از رسول　　　ملتمس بودند مکرِ نفسِ غول
کو چه آمیزد ز اغراضِ نهان　　　در عبادتها و در اخلاصِ جان
مو به مو ، ذره به ذره مکر نفس　　　می شناسیدند چون گل از کرفس(۳۰)

ترجمہ: اس وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابی نفس شیطان کے مکر جاننے کا التماس کرتے تھے کہ وہ عبادتوں اور جان کے اخلاص میں کیا کیا خفیہ اغراض ملا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ نفس کے مکر کو ہو بہو، پوری تفصیل سے جان لیتے تھے جیسے پھول گھاس سے الگ پہچانا جاتا ہے۔

دوم) ذکرِ خدا:

اَ۔ حضرت سلطان باہوؒ خدا کے ذکر سے دوری کو نفس کے طاقتور ہونے کی وجہ سمجھتے ہیں:

هر که غافل می شود ذکر از خدا　　　نفس او فربه شود کفر از ریا(۳۱)

ترجمہ: جو شخص خدا کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس کفر اور ریاکاری کے سبب موٹا ہو جاتا ہے۔

ب) حضرت سلطان باہوؒ عین الفقر میں ذکر سے نفس کے مطیع ہونے کی شرح اس طرح فرماتے ہیں:

"نفس به مثل مار است و خصلتِ کفار دارد- اول افسون باید آموخت - بعد ازان دست به مار انداز که در قید آید و زیر گردد- چنانچه مار را گفتند که از سوراخ بیرون چرا می آئی؟ مار گفت، کسی که بر درِ ما نام خداتعالی می گیرد، مرا می باید که به نامِ الله تعالی سر خود را فدا کنم. پس نفس به مثل مار است، وجود آدمی به مثل سوراخ است و ذکر نام الله تعالی به مثل افسون است و خوی خصلتِ نفس کافر به اسلام نگردد و مسلمان نشود مگر به علمِ شریعت و کلمه طیبه"(۳۲)

ترجمہ: نفس سانپ کی طرح ہے اور کافروں کی خصلت رکھتا ہے۔ پہلے دم سیکھنا چاہیے۔ اس کے بعد سانپ کی طرف ہاتھ بڑھائے تا کہ قید میں آئے اور مطیع ہو جائے۔ چنانچہ سانپ سے لوگوں نے کہا کہ تو سوراخ سے باہر کیوں آ جاتا ہے؟ سانپ نے کہا: جب کوئی میرے دروازے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے، مجھے چاہیے کہ اللہ کے نام پر اپنا سر قربان کر دوں۔ چنانچہ نفس سانپ کی طرح ہے اور انسان کا وجود سوراخ کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر دم کی طرح ہے اور کافر نفس کی خصلت اسلام میں نہیں بدلتی اور مسلمان نہیں ہوتا سوائے علمِ شریعت اور کلمہ طیبہ کے۔

ج) مولانا رومی اللہ کے ذکر کو پاکیزگی قرار دیتے ہیں کہ جب پاکیزگی آجاتی ہے تو پلیدی نکل جاتی ہے:

ذکرِ حق پاک است، چون پاکی رسید　　　رخت بر بندد، برون آید پلید(۳۳)

ترجمہ: اللہ کا ذکر پاک ہے۔ جب پاکیزگی پہنچ گئی۔ پلیدی سامان باندھتی ہے اور باہر آ جاتی ہے۔

سوم) عشق:

مولانا رومیؒ کے نزدیک عشق ایک ایسی قوت ہے جس سے نفس ایک دم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

دیو اگر عاشق شود، هم گوی برد　　　جبرییلی گشت و آن دیوی بمرد(۳۵)

ترجمہ: شیطان اگر عاشق ہو جائے، تو کامیاب ہو گیا۔ وہ جبرئیل بن گیا اور شیطان مر گیا۔

اس حوالے سے این میری شمل لکھتی ہیں:

“One has however, to remember that the Nafs, especially when it appears as a dog or a camel, can be trained: even the Nafs camel, if it undergoes spiritual education or is suddenly intoxicated by Love, can serve to carry its owner into the presence of the beloved…. It is Love that is needed to transform man’s “demon” into an angel, his base metal into gold. (36)

چہارم) نفس کا ترک اور قربانی:

ا) حضرت سلطان باہو نفس کے ترک کی نصیحت فرماتے ہیں کہ نفس کو ترک کر دے تا کہ تو صاحبِ بصیرت ہو جائے:

نفس را بگذار تا بینا شوی　　　دیدنِ دیدارِ حق گردد قوی(۳۴)

ترجمہ: نفس کو چھوڑ دے تا کہ تو صاحبِ بصیرت ہو جائے (اور) حق کے دیدار کے لیے مضبوط ہو جائے۔

ب) قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے:

﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى-قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ-قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ-قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا-وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴾ (البقرۃ:۲۶۰)

ترجمہ: اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھادے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ اللہ نے فرمایا: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مولانا رومیؒ نے قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے نفس کی تربیت کا اس طرح بیان کیا ہے کہ انسان کو کامیابی کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح چار پرندوں کو ذبح کرنا اور دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔ بطخ جو حرص ہے، طاؤس جو زیب و زینت ہے، کوا جو لمبی عمر کا متقاضی ہے اور مرغا جو شہوت سے بھرا ہوا ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں:

سر ببُر این چار مرغِ زنده را　　سرمدی کن خلق ناپاینده را

بط و طاوسست و زاغست و خروس　　این مثالِ چار خُلق اندر نفوس(۳۷)

ترجمہ: ان چار زندہ پرندوں کے سر کاٹ دے۔ ناپائیدار مخلوق کو ابدی بنا دے۔ بطخ اور مور ہے اور کوا اور مرغا۔ یہ نفسوں میں چار اخلاق کی مثال ہیں۔

ج) حضرت سلطان باہوؒ نے "کشف الاسرار" میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ان چار پرندوں کو مرغا، مور، کوا اور کبوتر کہا ہے کہ ان کے ذبح ہونے سے شیطان نفس سے دور ہو جاتا ہے اور نفس مطیع ہو کر قید میں آجاتا ہے اور آخر کار مر جاتا ہے:

"معنی مذکور چهار طیور است یعنی خروس شهوت، مور زینت، زاغ حرص، کبوتر هوا- چون این چهار طیور کشته شوند، شیطان از نفس جدا شود- صاحب نفس بر نفس امیر شود و نفس رنجور در قید آمده بمیرد"۔(۳۸)

ترجمہ: مذکورہ معنی چار پرندے ہیں یعنی مرغا شہوت، مور زینت، کوا حرص، کبوتر خواہش۔ جب یہ چار پرندے ذبح ہو جاتے ہیں تو شیطان نفس سے جدا ہو جاتا ہے۔ صاحبِ نفس نفس پر حاکم ہو جاتا ہے اور نفس تکلیف کے باعث قید میں آکر مر جاتا ہے۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اوپر درج کردہ سب طریقے باہم مربوط ہیں اور مرشد کامل کی اطاعت میں ہی انجام پاتے ہیں۔ نفس کی پہچان اور تربیت کے حوالے سے مولانا رومیؒ اور حضرت سلطان باہوؒ کے ہاں مزید مطالب موجود ہیں لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مقالہ میں انھی مطالب پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

نتیجہ گیری:

نفس کی پہچان اور تربیت کے حوالے سے مولانا رومیؒ اور حضرت سلطان باہوؒ کے افکار اور مباحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نفس صوفی کے لیے ایک دشمن کی حیثیت رکھتا ہے جس پر ہر حال میں اسے فتح پانا ہوتی ہے۔ مولانا رومی اور حضرت سلطان باہوؒ نے نفس کو مختلف خطرناک چیزوں جیسا کہ سانپ، بھیڑیا، کتا، شیطان، دوزخ وغیرہ سے تشبیہ دی ہے اور اس سے بچنے کے طریقے بتائے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ نفس کی تربیت پر بھی زور دیا ہے اور اس میں درپیش مشکلات کو خندہ

پیشانی سے برداشت کرنے کی تلقین کی ہے۔ نفس کی تربیت کے لیے اس مقالہ میں چار راستوں کا ذکر کیا گیا ہے: مرشدِ کامل کی صحبت، اللہ کا ذکر، عشق اور نفس کا ترک اور قربانی۔ اس مطالعہ سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہ دونوں عارف دو مختلف خطوں اور مختلف زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کے افکار میں یکسانیت ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ صوفی خواہ کسی علاقے یا کسی زمانے کا ہو، اس کا پیغام ایک ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) سید جعفر سجادی، فرہنگ اصطلاحات و تعبیرات عرفانی، (تہران: انتشارات طہوری، ۱۳۸۳ش / ۲۰۰۴ء)، ۶۳۷۔

(۲) سید علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، مرتبہ: محمد حسین تسبیحی، (اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۹۹۵)، ۲۸۸۔

(۳) ایضاً، ۲۹۲۔

(۴) سلطان باہوؒ، محک الفقراء خرد، (لاہور: اللہ والے کی قومی دکان، بی تا)، ۶۲۔

(۵) سید احمد سعید ہمدانی، کتاب ہدایت و تلقین، (برمنگھم: برٹش اکیڈمی فار ہیومن انڈرسٹینڈنگ، ۲۰۱۴ء)، ۶۷۔

(۶) مولانا رومیؒ کے مفصل احوال و آثار کے لیے دیکھیے: محمد اکرام چغتائی، مولانا جلال الدین رومی - حیات و افکار (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء)

(۷) ان کے مفصل احوال و آثار کے لیے دیکھیے: سید احمد سعید ہمدانی، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ اللہ (حیات و تعلیمات)، (برمنگھم: برٹش اکیڈمی فار ہیومن انڈرسٹینڈنگ، ۲۰۱۴ء)

(۸) مولوی بلخی، مثنوی معنوی، بہ کوشش حسن لاہوتی، ۷ج (در ۴ مجلد) (تہران: مرکز پژوہشی میراث مکتوب، ۱۳۹۳ش / ۲۰۱۴ء)، دفتر دوم، بیت ۴۷۴۔

(۹) ایضاً، دفتر سوم، بیت ۲۵۴۷۔

(۱۰) سلطان باہوؒ، ابیات باہو علیہ الرحمۃ اللہ کامل، تحقیق و شرح: سلطان محمد نجیب الرحمن، (لاہور: سلطان الفقر پبلی کیشنز، ۲۰۲۲ء)، ۲۴۵۔

(۱۱) مولوی بلخی، مثنوی معنوی، دفتر سوم، بیت ۲۵۴۸

(۱۲) سلطان باہوؒ، اورنگ شاہی، مع اردو ترجمہ: پروفیسر ڈاکٹر کے بی نسیم، (لاہور: حضرت سلطان باہوؒ اکیڈیمی، ۱۹۹۵)، ۲۴۔

(۱۳) سلطان باہوؒ، عین الفقر، متن مع اردو ترجمہ از حماد الرحمان سروری، (لاہور: سلطان الفقر پبلیکیشنز، ۲۰۲۰ء)، ۳۰۵۔

(۱۴) مولوی بلخی، مثنوی معنوی، دفتر ششم، بیت ۴۸۵۶۔

(۱۵) ایضاً، دفتر ششم، بیت ۲۴۷۱-۲۴۷۲۔

(۱۶) ایضاً، دفتر دوم، بیت ۱۴۴۶۔

(۱۷) ایضاً، دفتر چہارم، بیت ۱۳۱۲۔

(۱۸) ایضاً، دفتر پنجم، بیت ۱۳۹۲۔

(۱۹) ایضاً، دفتر چہارم، بیت ۱۵۳۴۔

(۲۰) ایضاً، دفتر اول، بیت ۹۷۷۔

(۲۱) ایضاً، دفتر اول، بیت ۱۳۷۵۔

(۲۲) ایضاً، دفتر اول، بیت ۱۳۸۲۔

(۲۳) ایضاً، دفتر دوم، بیت ۷۸۲۔

(۲۴) ایضاً، دفتر سوم، بیت ۴۰۵۳۔

(۲۵) ایضاً، دفتر چہارم، بیت ۳۶۲۱۔

(۲۶) سلطان باہوؒ، مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تحقیق و ترجمہ: ڈاکٹر محمد اقبال شاہد، (لاہور: شعبہ علوم ترجمہ جی سی یونیورسٹی، ۲۰۲۳ء)، ۳۶۔

(۲۷) مولوی بلخی، مثنوی معنوی، دفتر اول، بیت ۳۰۰۲

(۲۸) سلطان باہوؒ، فضل اللقاء، اردو ترجمہ: محمد شریف عارف نوری نقشبندی، (لاہور: پروگریسو بکس، ۱۹۹۴ء)، ۱۴۸۔

(۲۹) سلطان باہوؒ، مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۴۰۔

(۳۰) مولوی بلخیؒ، مثنوی معنوی، دفتر اول، بیت ۳۶۶-۳۶۹

(۳۱) سلطان باہوؒ، شمس العارفین، اردو ترجمہ: سید امیر خان نیازی، (لاہور: العارفین پبلی کیشنز، ۲۰۱۰)، ۷۰۔

(۳۲) سلطان باہوؒ،عین الفقر،۳۰۵۔

(۳۳) مولوی بلخیؒ،مثنوی معنوی،دفتر سوم،بیت۱۸۶۔

(۳۴) سلطان باہوؒ، فضل اللقاء،اردو ترجمہ: محمد شریف عارف نوری نقشبندی،(لاہور:پروگریسو بکس،۱۹۹۴ء)،۱۰۱۔

(۳۵) مولوی بلخیؒ،مثنوی معنوی،دفتر ششم،بیت۳۶۴۸

(36) Annemarie Schimmel, *Rumi's World-The Life and Work of the Great Sufi Poet* (Lahore: Sang-e Meel Publications, 2003), p 106-107

(۳۷) مولوی بلخیؒ، مثنوی معنوی،دفتر پنجم،بیت ۴۲۴۳

(۳۸) سلطان باہوؒ، کشف الاسرار،ترجمہ و تشریح: پروفیسر ڈاکٹر نسیم،(لاہور:حضرت سلطان باہوؒ انسٹیٹیوٹ،۱۹۹۹ء)،۴۴۔

Bibliography

- Chughtai, Muhammad Ikram, Mavelana Jalal Ud Din Rumi-Life and Sayings (Lahore: Sang e Meel Publications, 2004)
- Hamadani, Syed Ahmad Saeed, *Kitab e Hidayat o Talqeen* (Birmingham, British Academy for Human Understanding, 2014)
- Hamadani, Syed Ahmad Saeed, *Sultan Al Arifeen Hadrat Sultan Bahu (Life and Teachings)* (Birmingham, British Academy for Human Understanding, 2014)
- Hujwairi, Ali Bin Usman, *Kashf Al Mahjoob*, edited by Muhammad Hussain Tasbihi, (Islamabad: Iran-Pakistan Institute of Persian Studies, 1995)
- Molavi Balkhi, Mevlana Jalal Al Din Muhammad, *Mathnavi Ma'navi*, edited by Hassan Lahuti (Tehran: Miras e Maktub, 2014)
- Sajjadi, Syed Jafar, *Farhang e Istalahat o Tabirat e Irfani*, (Tehran: Tahoori Publications, 2004)
- Schimmel, Annemarie, *Rumi's World-The Life and Work of the Great Sufi Poet* (Lahore: Sang e Meel Publications, 2003)
- Sultan Bahu (RA), *Abyat e Bahu Kamil*, edited & translated by Sultan Muhammad Najeeb Ur Rahman (Lahore: Sultan Al Faqr Publications, 2022)
- Sultan Bahu (RA), *Ain Ul Faqr*, with Urdu translation by Hammad Ur Rahman Sarwar Qadri (Lahore: Sultan Ul Faqr Publications, 2020)
- Sultan Bahu (RA), Aurang e Shahi, Urdu Translation by Prof. Dr. K. B. Naseem (Lahore: Hadrat Sultan Bahu Academy, 1995)
- Sultan Bahu (RA), *Fazl Al-Liqa*, translated by Muhammad Shareef Arif Noori Naqshbandi (Lahore: Progressive Books, 1994)
- Sultan Bahu (RA), *Mahak al Fuqara Khurd*, (Lahore: Allah Walay Ki Qaumi Dukan, 1995)
- Sultan Bahu (RA), *Majalisat An Nabi (SAW*), edited & translated by Dr. Muhammad Iqbal Shahid (Lahore: Department of Translation Studies, GC University, 2023)
- Sultan Bahu (RA), *Kashf Al Asrar*, with Urdu translation & Annotation by Prof. Dr. Naseem (Lahore: Hadrat Sultan Bahu Institute, 1999)

❖❖❖